نام کتاب : عشق رسول مع امتی پر حقوق مصطفیٰ

مصنف : شیخ الحدیث والتفسیر، ابو صالح مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ

ناشر : الغنی پبلشرز کراچی

اشاعت : بار اوّل، نومبر 2017

تعداد : 2000

ہدیہ :

ملنے کا پتہ

(۱)۔الغنی پبلشرز نزد پی ٹی سی ایل، ایکسچینج کراچی
(۲)۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی کراچی
(۳)۔مکتبہ حسان فیضان مدینہ، کراچی
(۴)۔ مکتبۃ المدینہ (پرائیویٹ) کراچی، لاہور، فیصل آباد
(۵)۔مکتبہ بہار شریعت بہادر آباد کراچی
(۶)۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور
(۷)۔مکتبہ فیضان مدینہ اینڈ مدنی ورائٹی ہاؤس لاہور
(۸)۔ مکتبہ اُویسیہ بہاول پور
(۹)۔مکتبہ نظام مصطفیٰ بہاول پور
(۱۰)۔ مکتبہ قادریہ پرانی سبزی منڈی کراچی
(۱۱)۔ضیاء القرآن پبلشرز کراچی، لاہور
(۱۲)۔ مکتبہ الغنی، نزد زنانہ ہسپتال روڈ، بہاول پور

ہول سیل کے لئے رابطہ

الغنی پبلشرز 0305-2578627 / 0315-2717547

web: www.alghanipublishers.com

Emial: alghanipublisher@gmail.com

FB Page: www.fb.com/alghanipublisher

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان سے ہم کو دے مارا
تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار ، تو ثابت وہ سیارا
غرض میں کیا کہوں تجھ سے، وہ صحراء نشین کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان وہ جہاں آراء

افسوس! مخالفینِ اسلام کی سازشوں کا یہ سلسلہ رکا نہیں، تھما نہیں اور آج کے دور میں حال یہ ہے کہ وہ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرتِ پاک کو اپنی تراشیدہ روایتوں سے دھندلانے کی کوشش کرتے ہیں، کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خاکے بنا کر مسلمانوں کے دل چھلنی کرتے، کبھی شانِ رسالت میں گستاخی و بے ادبی کرنے والوں کی تائید کر کے مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرتے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی کاروائی کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو ظالم و غیر مہذب قوم کے روپ میں دنیا کے سامنے میں پیش کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔

لیکن یہ حقیقت مسلم ہے کہ ان تمام تر کوششوں کے باوجود مخالفین مسلمانوں کے دلوں سے "عشقِ مصطفیٰ" مکمل طور پر ختم کرنے میں ناکام رہے ہیں، کیونکہ

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

یہی وجہ ہے کہ آج بھی گناہگار سے گناہگار مسلمان اپنے سامنے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی اور توہین برداشت نہیں کرتا، لیکن ہم مسلمانوں کو اس پہلو پر بھی غور کرنے کی شدید حاجت ہے کہ کیا ہم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عشق و محبت کے تقاضے پورے کر رہے ہیں یا نہیں؟ ہماری محبت ہمارے کردار پر بھی اثر انداز ہوتی ہے یا نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات ہماری صورت و سیرت سے بھی ظاہر ہوتی ہیں یا نہیں؟ ہم یہ نعرہ تو یقیناً بلند کرتے ہیں کہ

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے

لیکن عمل کی دنیا تک اس نعرے کی بہت ہلکی سی گونج پہنچتی ہے۔ آج کے عالمی اور مسلمانوں کے عملی حالات کو دیکھتے ہوئے اس وقت کی نہایت اہم ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں عشق رسول کا جذبہ پورے جوش و خروش سے بیدار کیا جائے جو ان کے ظاہر و باطن کو سنوار دے، ان کی خلوت کو روشن کر دے، ان کی جلوت کو مہکا دے اور اُن کو عملی طور پر سچا مسلمان اور عاشق رسول بنا دے۔ اس مقصد کے لیے کی جانے والی کوششوں میں سے ایک کوشش آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب "عشق رسول" ہے جسے شیخ الحدیث والتفسیر ابو صالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری دامت برکاتہم العالیہ نے عشق و محبت کے ایک خاص انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب کو تنہائی میں بیٹھ کر یکسوئی کے ساتھ

محبتِ رسول میں ڈوب کر اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تصور میں گم ہو کر آہستہ آہستہ بغور مطالعہ فرمائیں، ان شآء اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دریا موجیں مارتا ہوا محسوس کریں گے۔ اس کتاب کو صرف ایک مرتبہ پڑھ کر نہ رکھ دیں بلکہ وقتاً فوقتاً پڑھتے رہیں تاکہ دل کی کلیاں کھلتی رہیں اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ دوسرے مسلمانوں تک بھی یہ کتاب پہنچائیں اور انہیں پڑھنے کی ترغیب دیں۔ نجانے کس کے دل سے نکلی ہوئی دعائیں ہماری نجات کا ذریعہ بن جائیں۔ یہ کتاب پہلے بھی متعدد بار منظر عام پر آ چکی ہے لیکن یہ اس کا جدید ایڈیشن ہے جسے جدید تقاضوں کے مطابق کی جانے والی فارمیشن، ہیڈ نگز اور ایک نئے مضمون "امتی پر حقوقِ مصطفیٰ" کے اضافے کے ساتھ دو رنگوں میں عمدہ طباعت کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول عام عطا فرمائے اور قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تر مساعی قبول و منظور فرما کر انہیں نجاتِ آخرت اور بلندی درجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

ابو الحسنین ذوالقرنین عطاری المدنی

25-10-2017

عشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

حضور پُر نور شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اصل ایمان اور جانِ ایمان ہے، اس کے بغیر ایمان بے روح جسم کی طرح ہے۔اس محبت کے حصول کے لیے اہل محبت کی باتوں کا مطالعہ کرنا اکسیر درجہ رکھتا ہے، محبت کی چند باتیں اہل ذوق علما کی زبان سے تحریر کروں گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بنائے۔(آمین)

محبت کا معنی

سب سے پہلے محبت کا معنی جاننا چاہیے، اس کی تعریف میں بہت سے اقوال منقول ہیں ان میں سے چند نظر نواز کیے جاتے ہیں۔ محبت کے اصل معنی تو جھک جانے اور طبیعت کے موافق کسی چیز کی طرف مائل ہونے کے ہیں جو مرغوب ہو اور بعض بزرگوں نے کچھ اس طرح محبت کی تعریف کی ہے۔

✻.... اپنے تمام تر احوال میں محبوب کی موافقت کرنے کو "محبت" کہتے ہیں اور موافقت ایثار، بخشش اور محبوب کی اطاعت میں ہوتی ہے، یہ نفس کی خواہشات اور قلب کے ارادہ پر مبنی ہے۔

✻.... محبوب کی خوبیوں میں گم ہو جانا اور محبوب کی ذات میں فنا ہو جانے کا نام "محبت" ہے، اس کو "فنافی الذات" کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

✻.... خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اپنی طرف سے خواہ کتنا ہی زیادہ کیا جائے، اسے کم سمجھنا اور محبوب کی طرف سے خواہ کتنا ہی

کم کیا جائے، اسے زیادہ جاننا "محبت" کہلاتا ہے۔ جس آدمی کو محبوب سے سچی محبت ہوتی ہے وہ اپنا مقدور بھر سب کچھ بھی محبوب پر قربان کر کے کم سمجھتا ہے اور خود میں شرمسار رہتا ہے اور محبوب کی جانب سے تھوڑی سی بھی چیز حاصل ہو اسے وہ بہت کچھ سمجھتا ہے۔"

✲.... اپنا سب کچھ محبوب پر نچھاور کر دینا "محبت" ہے اور یہ کہ اپنی ذات کی خاطر اپنی کوئی شے محبوب نہ رکھے۔

✲.... دل سے اپنے محبوب کے سوا ہر چیز فنا کر دی جائے یہ "محبت" ہے اور محبت کے کمال کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دل میں کسی غیر کی موجودگی اور اس کی محبت کے لیے جگہ باقی نہ رہے کیونکہ دل وہ مقام ہے جہاں محبت داخل ہو کر اثر انداز ہوتی ہے۔

✲.... محبوب کے دیدار و زیارت کے شوق میں دل کے سفر کو "محبت" کہتے ہیں اور اکثر محبوب ہی کا ذکر زبان پر رہتا ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان معانی محبت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: مذکورہ تمام معانی اصل میں محبت کے آثار اور علامات ہیں ورنہ محبت کسی ایسی چیز کی طرف دل کے میلان کو کہتے ہیں جو اس کے موافقت میں ہو۔[1]

تنبیہ: ان معانیٔ محبت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے من میں بھی جھانک کر دیکھیں، آیا ان علامات و آثار میں سے ہمارے اندر بھی کوئی چیز پائی جاتی ہے یا نہیں؟

---

1 .... مدارج النبوۃ، جلد ۱، صفحہ ۲۹۲۔

اگر یہ کیفیاتِ جذب و مستی دل میں موجود ہوں تو "مرحبا صد مرحبا" اور اگر دل ان سے خالی ہے تو اہلِ محبت سے ملاقات کا تعلق فوراً قائم کرنا چاہیے تاکہ ہمارے قلوب بھی اس عظیم الشان دولت کے حامل ہو کر نورِ محبت سے منور ہو جائیں۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: محبت ایمان والوں کے قلوب کی حیات ہے اور ان کی ارواح کی غذا ہے اور رضا کے مقامات اور محبت کے احوال میں یہ مقام بلند ترین اور افضل ترین ہے۔(1)

محبتِ رسول کی اہمیت

حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اس قدر اہم اور افضل و اعظم ہے کہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ(2)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔

(1)..... مدارج النبوۃ، جلد۱، صفحہ ۲۹۲. (2)..... پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ، آیت:۲۴.

اس آیتِ مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جسے دنیا میں کوئی معزز یا عزیز یا مال، اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو وہ بارگاہِ الٰہی میں مردود ہے، اور مستحقِ عذاب ہے۔

ایک اور مقام پر محبت کی عظمت وفضیلت کو یوں بیان فرمایا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[1]

ترجمۂ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دین پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغ میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے اور اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں ان فطرت وطبیعت کے اعتبار سے محبوب ومرغوب

---

[1] .....پارہ ۲۸، سورۃ المجادلہ، آیت: ۲۲۔

چیزوں کو گنا کر ان پر محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی ہے اور اس محبت کے بدلے میں کیسے عظیم الشان انعام اور جلیل القدر اکرام کے مژدے سنائے ہیں:

- .... اللہ عزوجل روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔
- .... تمہیں ہیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔
- .... تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے خدا والے ہو جاؤ گے۔
- .... منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے بڑھ کر نعمتیں پاؤ گے۔
- .... سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔
- .... یہ کہ فرماتا ہے کہ میں تم سے راضی اور تم مجھ سے راضی، بندے کے لیے اس سے زائد اور کیا نعمت ہو گی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ اس پر یہ بھی فرماتا ہے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔[1]

ان عظیم انعامات کی طرف نظر کریں، اور جانیں کہ حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کتنی عظیم شے ہے، قرآن مجید میں ایک جگہ پر تاجدار مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کو تمام محبوب اشیاء کی محبت سے اہم قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے

[1] ....فتاوی الرضویہ، رسالہ تمہید ایمان بآیات قرآن، جلد ۳۰، صفحہ ۳۱۲، ماخوذاً۔

اٰبَآءَ كُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۱)

باپ اور بھائیوں کو بھی دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہی ظالموں میں ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں بھی واشگاف الفاظ میں فرمادیا گیا، تاجدارِ عرب و عجم، رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جو حقیقی غلام نہیں وہ اپنا ہونے کے باوجود بیگانہ ہے اور جو پیارے آقا، مدینے والے مصطفی، شاہِ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ اقدس سے وابستہ ہوگیا وہ بیگانہ ہونے کے باوجود بھی اپنا ہے، الغرض ایمان کا دارومدار ہی حضور اکرم، سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میدانِ بدر میں اپنے بھائیوں، اولاد اور باپوں کے مقابلے میں لڑنے اور قتل کردینے کے لیے تیار ہوگئے۔ اس کا مفصل بیان اِن شآءَ اللہ تعالیٰ آگے آئے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

"لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ"

ترجمہ: تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (۲)

---

❶..... پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ، آیت: ۲۳۔

❷..... صحیح بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۷، حدیث: ۱۵۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے عشقِ رسول کی جھلک

یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان جب اپنے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو گفتگو کا آغاز یوں کیا کرتے "فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ" میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر قربان ہوں، حضور! فلاں چیز کے متعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل قرآنِ مجید کی اس آیت کے مطابق تھا۔ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ (1)

ترجمۂ کنزالایمان: مدینے والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ کے پیچھے بیٹھے رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔

یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ حضور سرورِ کونین، رسول الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جان مبارک کو اپنی جانوں سے پیاری سمجھیں اور اس جانِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حفاظت کے لیے اپنے گھروں سے نکل پڑیں۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کا عملی مظاہرہ کرکے دکھایا۔ اپنے جسموں کو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسمِ نازنین کے لیے ڈھال بنایا، خود تیر کھاکر شہید ہوتے رہے، مگر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تنِ اطہر کی

(1)..... پارہ ۱۱، سورۃ التوبہ، آیت: ۱۲۰۔

پوری طاقت وہمت کے ساتھ حفاظت کی اور آج بھی ایسے علماء موجود ہیں جنہوں نے اپنی عزت کو ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لیے ڈھال بنایا ہے اپنا سب کچھ حضور سید دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر قربان کر دیا اور پھر بھی اسی تمنا کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

حضور سرورِ کونینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس آدمی میں تین خصلتیں ہوں اس نے ایمان کی حلاوت (مٹھاس) کو پالیا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسے تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسری یہ کہ جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر محبت کرے۔ تیسری یہ کہ کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔"[1]

حضرت سہل بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"جو ہر حالت میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنا مالک نہ جانے اور اپنی ذات کو ان کی ملکیت میں نہ سمجھے وہ سنت کی مٹھاس و لذت

[1]..... صحیح بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۹، حدیث: ۲۱۔

سے محروم ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی جان سے زیادہ اسے محبوب نہ ہو جاؤں۔"(1)

اور یہ بات تو بار بار سنی ہو گی:

"اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ" سُن لو اس شخص کا ایمان نہیں جسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ محبت نہیں۔

محبتِ رسول کا عظیم ثمرہ

تاجدار عرب و عجم شاہِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کا جو حسین و عظیم ثمرہ ہے وہ اس حدیث مبارک سے واضح ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مَتَی السَّاعَۃُ؟ حضور قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا اَعْدَدْتَ لَھَا؟ تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ عرض کرنے لگے:

میرے پاس زیادہ نمازیں اور صدقات تو نہیں، اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔

جانِ رحمت، مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ

---

(1).....الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، جلد ۲، صفحہ ۱۹۔

اَحْبَبْتَ، تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تجھے محبت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آج تک ہم اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان سن کر خوش ہوئے کہ (محبّ محبوب کے ساتھ ہو گا) (1)

اُٹھتی نہیں ہے آنکھ کسی اور کی طرف
پابند کرگئی ہے کسی کی نظر مجھے

اور

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سبحان اللہ ! اگر محبتِ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی اور صلہ نہ بھی ہوتا تو صرف یہی ایک صلہ جان ومال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر فدا کرنے کے لیے کافی تھا کہ آج اپنی خواہشات اور حیات و قوت پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نثار کرنے کا یہ صلہ ملے گا کہ ہمیشہ کے لیے جانِ جہاں، محبوب رحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت و سنگت نصیب ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نورِ مجسم، شفیع معظم، محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کا اسیر بنائے۔

---

1 ..... صحیح بخاری، جلد ۲، صفحہ ۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸.

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں

اور

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

اور

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

محبت کے تین اسباب

اہلِ محبت عام طور پر محبت کے تین اسباب بیان کرتے ہیں۔

(1)۔۔۔جمال۔

(2)۔۔۔کمال۔

(3)۔۔۔احسان۔

یعنی کبھی کسی کے جمال کی وجہ سے اس سے محبت ہو جاتی ہے، کبھی کسی کے کمال کی وجہ سے اور کبھی کسی کے احسانات کی وجہ سے آدمی کسی کا گرویدہ ہو جاتا ہے، ان میں سے ہر سبب مستقل طور پر محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور جس میں یہ تمام اسباب جمع ہو جائیں وہ تو بطریقِ اَولیٰ محبت کا مستحق ہے۔ اب ان اسباب کو مدِنظر رکھتے ہوئے جانِ رحمت، کانِ رافت، مُعْطِیِ نعمت، عرش کی زینت صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ گرامی کی طرف دیکھتے ہیں کہ ہر سببِ محبت ان میں اپنے انتہائی عروج کو پہنچا ہوا ہے، ان میں جمال بھی ہے، کمال بھی ہے اور وہ منبع احسان بھی ہیں، بلکہ جمال و کمال بھی ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اپنے عروج کو پہنچے۔ذیل میں اختصار و جامعیت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جمال، کمال اور احسانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے، ان میں غور کرنے سے ان شآءَ اللہ عزوجل دل میں محبت کی آگ بھڑکے گی۔

محبت کا پہلا سبب:

حضور رحمتِ عالمیان، شفیع مجرمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ سراپا اقدس حسن و جمال کامل اور حسن کا ایسا پیکر تھی کہ جس سے مرجھائی کلیاں کھل اٹھیں......افسر دہ دل چین پائیں...... آنکھیں ٹھنڈی ہوں...... روح کو قرار ملے...... قلب کو سکون میسر ہو...... اس منبع حسن و جمال کی ذات چاند سے حسین......سورج سے زیادہ روشن......جس کی رنگت سے دل جگمگانے لگیں۔

گنہ مغفور دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا
تعالَی اللہ ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

وہ ذاتِ اقدس کہ پھولوں کا حسن جس کے قدموں پہ نثار اور جنت جن کے جلوے سے جویائے رنگ و بو...... پھول جس کے حسن کا طالب ہو اور جو ایسے طرحدار ہوں کہ یوسف علیہ السلام بھی جن کے دیدار کے طالب ہوں...... جن کے حسن پر گردنیں کٹیں، جانیں فنا ہوں، دل قربان ہوں...... جن کا وجود، موئے مبارک سے لے کر پاؤں مبارک کے تلووں تک بے مثل و بے مثال ہو۔

موئے مبارک کا حسن و جمال

موئے مبارک نہ بہت گھنگریالے نہ بہت سیدھے بلکہ دونوں بین بین کانوں کے نصف تک یا کانوں کی لوح، شانۂ مبارک کے نزدیک تک یا شانۂ مبارک تک اور ان مبارک بالوں میں تیل کی کثرت اور وہ ایسے پیارے کہ جس کے پاس ہوں

انہیں دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب جانے......... جن کو حاصل کرنے کے لیے صحابہ حلقے بنا کر کھڑے ہوں اور جسے مل جائے وہ اسے جان و دل سے عزیز جانے .... بیماریوں سے شفا کا سبب بنائے......... چاندی کی نلی میں سنبھال کر رکھے کہ چاند سے زیادہ حسین محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے موئے مبارک ہیں اور جن کے گم ہونے کا خدشہ ہو تو جان کی بازی لگا کر بھی حاصل کیے جائیں......... انہیں سببِ نصرت سمجھا جائے......... بوقتِ وصال وصیت کر جائے کہ میری زبان کے نیچے میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے موئے مبارک رکھنا......... جن کے ذکر سے یہ زبان ہمیشہ تر رہا کرتی تھی......... جس نے ایک مرتبہ زُلفِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دیکھ لیا پھر ساری زندگی کے لیے وہ تصور اس کے دل ودماغ میں اُتر جاتا ہے۔

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

ان گیسوئے مبارک کے درمیان میں مانگ یوں محسوس ہو، جیسا کہ لیلۃ القدر کی تاریکی میں صبحِ صادق کا نور نمودار ہو۔

چہرۂ انور کا حسن وجمال

اب ذرا چہرۂ پُر نور کے لازوال وبے مثال حسن وجمال پر نگاہ جمانے کی کوشش

کریں، وہ دلربا اور دلکش چہرہ شش جہت اس رُخِ انور سے روشن ہیں اور سورج، چاند اس کے نور کے بھکاری ہیں اور اسی نور کی خیرات سے چمک رہے ہیں۔

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہرو ماہ
اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

اور

یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے ناک کی ہے استعارہ نور کا

چہرۂ انور ایسا حسین کہ نہ پہلے والوں نے دیکھا نہ بعد والے کبھی ایسا چہرہ دیکھیں گے۔۔۔۔ ساری کائنات سے زیادہ حسین حتیٰ کہ حسنِ یوسف علیہ السلام بھی اس حسنِ کُل کا ایک جز تھا۔۔۔۔ اتنا دلربا کہ خود خداوندِ قدوس قرآن مجید میں اس رُخِ روشن کی قسمیں بیان فرماتا ہے۔۔۔۔ وہ رُخِ روشن بذاتِ خود دلیل نبوت تھا۔۔۔۔۔۔ اتنا شفاف کہ اشیاء کا عکس اور دیواریں بھی اس چہرہ انور میں نظر آتیں، دیکھنے والے کہیں کہ اس میں تو سورج تیر رہا ہے۔۔۔۔ اور صباحت و ملاحت کا حسین امتزاج جیسا اس چاند سے حسین چہرہ میں دیکھا، کہیں اور دیکھنے میں نہیں آیا۔

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں دُرود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

اس رُخِ انور سے نور کی شعاعیں نکلتیں اور پسینہ مبارکہ کے قطروں سے نور

جھڑتا ہوا محسوس ہوتا......... اندھیرے کمرے روشن ہوجاتے بلکہ تاریک دل جگمگانے لگتے اور قلب کو چین نصیب ہوجاتا۔

اک تیرے رُخ کی روشنی چین ہے دوجہان کی
انس کا اُنس اسی سے ہے جان کی وہی جان میں

(حدائق بخشش)

حقیقت تو یہ ہے کہ اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پورا حسن کائنات کے سامنے ظاہر نہ کیا گیا، وگرنہ کسی کو دیکھنے کی تاب ہی نہ ہوتی۔

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(مولانا حسن رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور

سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثبات
تو کائناتِ حسن سے یا حسنِ کائنات

رُخِ روشن سے دل راحت پائیں.........پیاسے سیراب ہوں......... بلکہ بعضوں کے جسم وروح کا رشتہ بھی اسی رخِ زیبا کے دیدار کے ساتھ وابستہ ہو......... اور اگر آنکھوں سے اوجھل ہوجائے تو آنکھوں کو بے قدر سمجھیں......... قدرتِ خداوندی کا عظیم ترین شاہکار اور ملکِ باری تعالیٰ میں انمول ترین لعل رُخِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی ہے۔

خامہ قدرت کا حسنِ دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اور

اٹھادو پردہ دکھادو جلوہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہورہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

اور

ك گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کھیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

(حدائق بخشش)

مقدس اور نورانی آنکھیں قدرتِ الٰہی سے سرگیں جن میں سرخ رنگ کے ڈورے تھے، پلکیں نہایت خوش نما اور دراز تھیں۔

سرگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے آسماں تک جن کا رمنا نور کا

(حدائق بخشش)

وہ پیاری آنکھیں کہ شرم و حیا سے ہمیشہ جھکی رہیں اور جن سے یادگاری امت میں موتیوں کی جھڑی لگی رہی .... جس طرف اُٹھ جائیں دَم میں دم آجائے اور جوشِ رحمت پہ آئیں تو روتے ہوؤں کو ہنسادیں۔

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
روتے ہنسادیئے ہیں مُردے جلا دیئے ہیں

(حدائق بخشش)

جس پر پڑ جائیں وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائے......... ان کے اوپر باریک پلکیں یوں محسوس ہوں جیسے رحمت کے محل پر سائبان سایہ کیے ہوئے ہے اور جن کے اوپر باریک دراز آبرو آپس میں ملے ہوئے ہوں اور ایسا سہانا منظر پیش کریں جیسے محرابِ کعبہ سجدے میں جھکی ہوئی ہے۔

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

اور اس آنکھ مبارک کی نظر شریف کا کیا کہنا کہ دلوں کے حالات دیکھ لیں......... جیسے آگے دیکھیں ایسے ہی پیچھے بھی دیکھیں......... رکوع و خشوع یعنی عباداتِ ظاہریہ و باطنیہ و کیفیاتِ قلبیہ سب کچھ ان پر عیاں ہو......... زمین پر ہوں تو جنت کے پھلوں اور درختوں کو دیکھیں......... حوضِ کوثر کو ملاحظہ فرمائیں......... جسے کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو وہ دیکھیں......... عرش کا مشاہدہ فرمائیں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک کی کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

(حدائق بخشش)

وہ آنکھ مبارک کہ رات کے اندھیرے میں یوں دیکھے جس طرح دن کی روشنی میں دیکھتی ہے......... جس کے سامنے دنیا سمیٹ دی گئی اور وہ دنیا کو یوں

دیکھے جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھا جاتا ہے...... ہزاروں میل دور ہونے والے واقعات جس کے سامنے ہوں اور جس نگاہِ کا یہ کمال ہو کہ غیب الغیب رب ذوالجلال کی ذاتِ اقدس کو دیکھ لے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

اب ذرا کان مبارک کے حسن و زیبائی کو دل و دماغ میں اتار یئے، وہ کان مبارک جو حسن میں اپنے انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے تھے اور سیاہ زلفوں کے درمیان یوں چمکتے جیسے تاریکی میں دو چمکدار ستارے...... انتہائی موزوں...... دلربا و دلکش اور کمال در کمال یہ کہ قوتِ سماعت میں ساری کائنات سے بڑھ کر حتی کہ شکمِ مادر میں لوحِ محفوظ پر چلنے والی قلموں کی آواز کو سنتے...... فرشتوں کے آسمان پہ سجدہ ریز ہونے کی آہٹ سنتے...... ساتویں آسمانوں سے اوپر ہونے کے باوجود زمین پر چلنے والوں کے قدموں کی چاپ سن لیتے...... عالمِ دنیا میں رہ کر عالم برزخ میں ہونے والے عذابوں کی آواز سنتے اور اب قبر انور میں حیاتِ حقیقی کے سامنے اپنے امتیوں کے درود اور ان کی فریادوں کو سن رہے ہیں۔

دُور ونزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

اور

فریادِ امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

اور محبت والوں کے دُرود کو خصوصی طور پر سنیں......... الغرض کان مبارک حسنِ ظاہری اور حسنِ باطنی میں بے مثل و بے مثال تھے۔

رخسار مبارک نہایت ہی خوبصورت، نرم اور دلکش تھے......... سفید رنگ، نہایت چمکدار اور ہموار اور ایسی طلعت (چمک) والے کہ چراغِ قمر ان کے سامنے جھلملائے اور سورج شرمائے۔

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

ان رُخساروں کے حسن میں بدن مبارک کی رنگت مزید دلکشی پیدا کرتی تھی......... رنگ کے لحاظ سے سب سے زیادہ روشن، جاذبِ نظر خوشنما، سراپا روشنی اور حسن کا پیکر تھے......... ایسی رنگت مبارک جیسے پورا بدن چاندی میں ڈھلا ہوا ہے۔

ان کے حسنِ بالملاحت پہ نثار
شیرہ جاں کی حلاوت کیجئے

اور

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

نیز پیشانی مبارکہ سے ہوتا ہوا رخسار مبارک پر موتیوں کی طرح دلہن کی خوشبو لیے پسینہ مبارکہ مزید دلربا تھا۔

شبنم باغ حق یعنی رُخ کا عرق
اس کی سچی براقت (چمک) پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

لبہائے مبارک پھول کی پتیوں سے زیادہ نازک، پتلے اور حسین، لطیف اور شگفتہ تھے۔

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے
ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے

اور

گلاب گلشن میں دیکھے بلبل
یہ دیکھے گلشن گلاب میں ہے

اور

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

دانت مبارک کا اتصال (ملاپ) کمال درجہ حسین اور حسنِ ترکیب کا حامل تھا .... گفتگو فرماتے وقت دانتوں کے درمیان سے نور کی برسات لگ جاتی........ نہایت سفید، چمکدار اور کشادہ تھے........ تبسم کے وقت اولوں کی طرح دکھائی دیتے اور ان سے نکلنے والے نور سے دیواریں روشن ہو جاتیں اور تبسم فرماتے تو دل کی کلیاں کھل اٹھتیں........ روتے ہوئے ہنس پڑتے اور تسکینِ قلب کا سامان کرتے۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

دہنِ مبارک فراخ اور اظہارِ حق کا چشمہ تھا۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

دہن مبارک اتنی برکتوں والا کہ اس کا بچا ہوا اگر کوئی کھالے تو پوری زندگی کے لیے منہ سے بدبو زائل ہو جائے اور دہن شریف سے مس ہونے والا پانی دل کی افسردگی کو دور کردے........ حیا و شرم پیدا کرے اور اس سے جو بات نکلے، خدا سے پوری کردے........ جس کنویں میں کلی فرمادیں اس کا پانی میٹھا ہو جائے اور ختم

نہ ہونے پائے........ بیماری سے شفا کا سبب بن جائے اور جس کے بدن پر آقائے دوعالم، نورِ مجسم، شفیع معظم، محبوبِ اعظم، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنا لعابِ دہن پھیر دیں وہ خوشبودار اور خوبصورت بن جائے........ جس سے کھانے میں برکتیں ہوں........ آشوبِ چشم دور ہو........ جلا ہوا بدن بالکل صحیح وسالم ہو اور وہ لعابِ دہن مبارک کہ جس سے کٹا ہوا پاؤں جڑ جائے........ گہرے زخم اچھے ہو جائیں........ ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ جائے........ لٹکے ہوئے کندھے درست ہوں .... الغرض وہ دہن مبارک چشمہ علم و حکمت تھا اور اس کا پانی مبارک جان کی شادابی اور جنان کی تروتازگی کا سبب تھا........ کھاری کنوؤں کو شیریں بنانے والا تھا۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی تراوٹ پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

بینی مبارک (ناک مبارک) لمبی، باریک اور درمیان سے قدرے بلند تھی .... جس پر ہر وقت نور کی برسات رہتی، جو تناسب اور حسنِ اعتدال کے ساتھ پُر جمال تھی۔

زبانِ مبارک نہایت پاکیزہ، علم وادب، فصاحت وبلاغت، رحمت ورافت کا منبع تھی اور جس کا تصرف ساری کائنات پر نافذ تھا......... عرش، فرش، چرند وپرند سب تابع فرمان تھے اور اس زبان کی فصاحت اتنی دلکش تھی کہ سننے والا بیقرار ہو جاتا......... جس کے متعلق جو بات ادا ہو گئی وہ چیز ایسی ہی ہو گئی......... کھاری کنویں کو میٹھا فرمادیا وہ میٹھا ہو گیا......... برے کو اچھا کہا وہ اچھا ہو گیا اور ایسی زبان کہ جس کے ایک مرتبہ ہاں فرمادینے سے حج فرض ہو جائے......... سست رفتار کو تیز رفتار کہنے سے وہ تیز رفتار ہو جائے......... جس زبان مبارک کا خطبہ ایسا پر تاثیر تھا کہ سننے والوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، دل موم کی طرح نرم ہو جاتے......... جہنم وجنت آنکھوں کے سامنے محسوس ہوتے اور سننے والے منہ ڈھانپ کر روتے بلکہ بعض تو روتے روتے بے ہوش ہو جاتے اور بعض اوقات تو خطبہ مبارک سن کر منبر وجد میں آجاتا۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں سلام
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

داڑھی مبارک گھنی، گنجان اور خوش نظر تھی......... بال مبارک گہرے سیاہ،

دونوں طرف سے برابر اور سینہ اقدس کے حسن میں اِضافہ کرتی تھی......... اس میں تقریباً سترہ اٹھارہ بال مبارک سفید تھے......... دہن مبارک کے ارد گرد خط مبارک کی دل آرا پھبن یوں محسوس ہوتی جیسے نہرِ رحمت کے ارد گرد سبزہ اُگا ہوا ہے، اور حقیقت بھی ہے کہ دہن اقدس نہر رحمت ہے، جس کے پانی سے رحمت کے طلبگار سیراب ہوتے ہیں اور معتدل ریش مبارک زخمی دل کے لیے مرہم کا کام دیتی۔

خط کی گرد دہن وہ دل آراء پھبن
سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

آواز مبارک انتہائی سریلی اور حسین تھی کہ سننے والا بار بار تمنا کرتا: کاش! پھر وہی شیریں آواز مبارک سننے کا موقع مل جائے اور پکار اٹھتا کہ ایسی پیاری اور دلکش آواز پہلے کبھی نہ سنی اور لہجہ مبارک تمام کائنات والوں سے زیادہ خوبصورت

سرکش جو تھے مائل ہوئے دشمن جو تھے قائل ہوئے
مسحور کن تھا کس قدر یا مصطفیٰ لہجہ تیرا (صلی اللہ علیہ وسلم)

جسم مبارک کا حسن وجمال

شانے (کندھے) مبارک نہایت مضبوط اور خوبصورت تھے، جن کے درمیان فاصلہ تھا......... شانہ اقدس فربہ اور قوت و طاقت کی عظیم علامت تھا......... مجلس

میں تشریف فرما ہوتے تو کندھے مبارک سب سے بلند دکھائی دیتے...... دیکھنے والے اگر کندھے مبارک کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ چاندی کے ڈلے پگھلا کر کسی سانچے میں رکھے ہوئے ہیں اور یوں محسوس کرتے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان انڈے کی صورت میں مہر نبوت ضوفشاں تھی...... جو پشت کے حسن کو دوبالا کرتی...... اس سے خوشبو کی لپٹیں آتیں...... صحابۂ کرام علیھم الرضوان اسے مس کرنا اپنے لیے باعثِ سعادت سمجھتے...... پشت مبارک بھی چاندی کی ڈھلی ہوئی محسوس ہوتی...... مبارک بغلیں نہایت پاکیزہ، صاف اور خوشبودار تھیں...... بغلوں کا رنگ مبارک کبھی متغیر نہ ہوتا، جس طرح عام لوگوں کا بدل جاتا ہے...... دستِ مبارک دعا کے لیے کبھی زیادہ بلند فرماتے تو بغلوں کی سفیدی جھلکتی اور جو پسینہ مبارک ٹپکتا، اس سے کستوری کی خوشبو آتی۔

ہتھیلی شریف اور مبارک بازو گوشت سے بھرے ہوئے تھے...... ریشم سے بڑھ کر نرم اور بے حد خوشبودار تھے...... جس سے مصافحہ فرماتے وہ دن بھر اپنے ہاتھوں سے خوشبو پاتا...... بازو مبارک لمبے اور نہایت سفید تھے...... کلائیوں پر بال اور دستِ مبارک کے خطوط میں نورِ کرم کی موجیں بہتیں...... دستِ مبارک سب سے زیادہ سخی کہ مانگنے والا کبھی انکار نہ سنتا اور نہ کبھی خالی ہاتھ جاتا۔

جس کو بارِ دوعالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

جس سمت ہاتھ اٹھ جائے غنی کر دے کیونکہ خزائن الٰہی کی چابیاں اسی دستِ مبارک میں ہیں........ آسمان کی چابیاں، عزت کی چابیاں، زمین کے خزائن کی چابیاں، جنت و نار کی چابیاں، کرامت کی چابیاں، ہر چیز کی چابیاں اسی دستِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ہیں۔

کنجی تمہیں دی اپنے خزانے کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

اور

مالکِ کونین ہیں گو پاس رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ ہیں

دستِ مبارک میں کنکریاں کلمہ پڑھتیں........ آگ میں دستِ مبارک رکھا تو آگ ٹھنڈی ہو گئی........ ٹوٹی پنڈلی پر پھیرا تو جڑ گئی........ ایک صحابی کے چہرہ پر پھیرا وہ اتنا روشن ہو گیا کہ دیواروں کا عکس اس میں نظر آتا تھا........ کسی کے دل پر پھیرا تو عداوت محبت میں بدل گئی........ ایک کے سر پر پھیرا تو بال ہمیشہ سیاہ رہے........ ایک کے سینہ پر پھیرا تو اسے ہر چیز یاد ہو گئی........ لکڑی کو ہاتھ لگایا تو وہ تلوار بن گئی........ ایک چھڑی کو چھوا تو روشن ہو گئی........ چاند کو اشارہ کرتے وہ اسی طرف جھک جاتا جدھر آپ اشارہ فرماتے بلکہ اشارہ کر کے چاند کو توڑ کر پھر جوڑ دیا........ سورج کو واپس پلٹایا........ ہاتھ مبارک بڑھایا تو جنت میں جا پہنچا........ مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے، پیاسے سیراب ہوئے........ پیالے

میں ہاتھ رکھا تو پانی جوش مارنے لگا......... اکیس کھجوروں پر ہاتھ مبارک پھیرا پورے لشکر کو کفایت کر گئیں بلکہ کئی سال تک ان سے گزارہ ہوتا رہا......... متعدد بار دست مبارک کی برکتوں سے قلیل کھانا کثیر ہوا......... مردہ بکری پہ ہاتھ مبارک رکھا وہ زندہ ہوگئی......... مردہ بچوں پہ رکھا وہ بھی زندہ ہوگئے......... خالی تھنوں کو چھوا، وہ دودھ سے بھر گئے۔ آنکھ سے نکلے ہوئے ڈھیلے پر پھیرا وہ پہلے سے زیادہ روشن ہوگیا......... جلا ہوا بدن تندرست ہوگیا اور پھر ان مبارک ہاتھوں کی مبارک انگلیوں کے پیارے ناخن پہلی رات کے چاند کی طرح تھے۔

دل اپنا بھی شیدائی ہے ان ناخن پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول

اور

ہاتھ جس سمت اٹھا اور غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

حضور پر نور، شافع یوم النشور، دافع شرور، معطی سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا شکمِ اطہر اور سینۂ انور ہموار تھا......... سینۂ اقدس اُبھرا ہوا اور چوڑا تھا، اور

ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا اور ایسا سینۂ مبارک کہ جس کی عظمت و شان خود قرآن بیان فرماتا ہے اور اس میں قلب انور نور علیٰ نور تھا......... تجلیات و انوار اور علوم و معارف کا مرکز تھا......... نزولِ وحی کا مرکز......... تمام کائنات کے دلوں سے پاکیزہ......... نرم و رقیق......... وسیع قوی اور حالتِ خواب میں بیدار رہنے والا .... اوّلین و آخرین کے علوم کا جامع .... علومِ غیبیہ کا مرکز......... فیضان کا سرچشمہ......... رحمتوں کی کان......... عظمتوں کا حامل......... مراتب و مدارج پر فائز......... بے مثل و بے مثال......... خدا کی بارگاہ میں محبوب ترین......... الغرض سینۂ اقدس کی شان عقل و فہم سے ماوراء ہے۔

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہیں
غنچہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

شکم اطہر حسن و جمال میں یکتا تھا اور دلکش و دلربا رنگت والا تھا......... قناعت، سادگی کا نمونہ تھا اور کمر انور حسن و جمال کا مرقع......... اعتدال کے ساتھ باریک اور چاندی کی طرح سفید تھی......... حمایتِ اُمت اور شفاعتِ عاصیاں میں ہمہ وقت تیار......... کشتی ملت کا سہارا......... امت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کے لیے لنگر تھی۔

پنڈلیاں مبارک پُر گوشت نہ تھیں بلکہ نرم، باریک، موزوں، نہایت ہی چمکدار اور خوبصورت تھیں......... دیکھنے والا حسن میں بے خود ہو کر یوں سمجھتا جیسے کھجور کا تازہ خوشہ اپنے پردے اور شگوفے سے باہر آ گیا ہے۔

قدمین شریفین نرم، پُر گوشت، ان کے تلوے قدرے گہرے، ان کی

انگلیاں تناسب سے لمبی تھیں......... قدم مبارک ہموار اور حسن میں اپنی مثال آپ تھے......... لطیف ونازک، بغیر مشقت کے تیز چلنے والے تھے......... پتھر ان کے نیچے نرم ہو جاتے......... اس قدمِ مبارک کی ٹھوکر سے چشمے جاری ہوئے......... اُحد کا زلزلہ جاتا رہا......... جس جانور پر لگتے وہ تیز رفتار ہو جاتا......... قوت و طاعت والا ہو جاتا......... بیماری، کمزوری، لاغری ختم ہو جاتی......... صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ متعدد یہودیوں نے اسے چومنے کا شرف حاصل کیا۔

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

یادگارئ اُمت میں لمبے قیام کی وجہ سے متورم ہو جاتے اور بعض اوقات ان سے خون مبارک بھی نکلنے لگتا۔

حضور اکرم، نورِ مجسم، رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قد مبارک مناسب اور دیگر لوگوں کی موجودگی میں ان سے بلند ہوتا تھا......... عظیم الشان، جلیل الشان، سب القاب اس کے مقابلے میں کمتر نظر آتے ہیں۔

اب ذرا مبارک ایڑیوں کا حسن امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے کلام کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

ایڑیاں مبارک سورج اور چاند سے زیادہ پُر نور......... عرش کی آنکھوں کا تارا ستارے انہی کے نور سے ضوفشاں......... جسے ان کا جلوہ دیکھنا نصیب ہوا، وہ خوش نصیب ہوا......... روح القدس کے تاج کے موتی اسے سجدہ کریں اور عظمت

کے گن گائیں......پاکیزہ منور، مطہر اور کشتی اُمت کی لنگر ایڑیاں تھیں۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشفِ ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

قرآن میں اعضائے مبارک کا ذکر

محبوبِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اعضاءِ مبارک کا ذکر ربِّ کائنات نے قرآنِ مجید میں بھی فرمایا، چنانچہ

قلب مبارک کے بارے میں فرمایا:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى[1] — جو آنکھ نے دیکھا دل نے اسے نہ جھٹلایا۔

اور فرمایا:

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ[2] — اس قرآن کو جبریل نے آپ کے دل پر اُتارا۔

زبان مبارک کے بارے میں فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى[3] — اور یہ نبی اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔

---

1 .....پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت: ۱۱۔

2 .....پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت: ۱۹۳، ۱۹۴۔

3 .....پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت: ۳۔

اور فرمایا:

فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ (1) — بیشک ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان پر آسان کر دیا۔

اور فرمایا:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (2) — اور اپنی زبان کو قرآن پڑھنے کے لیے جلدی کی وجہ سے حرکت نہ دیں۔

چشم مبارک کے بارے میں فرمایا:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (3) — آنکھ نہ ٹیڑھی ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

اور فرمایا:

وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ (4) — اور آپ ان سے آنکھیں نہ پھیریں۔

چہرہ مبارک کے بارے میں فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ (5) — بیشک ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں۔

دستِ مبارک اور گردن مبارک کے بارے میں فرمایا:

---

1 ..... پارہ ۱٦، سورۃ مریم، آیت: ۹۷.

2 ..... پارہ ۲۹، سورۃ القیامہ، آیت: ۱٦.

3 ..... پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت: ۱۷.

4 ..... پارہ ۱۵، سورۃ الکہف، آیت: ۱۱.

5 ..... پارہ ۲، سورۃ البقرہ، آیت: ۱٤٤.

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ [1]

اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن میں نہ باندھیں، (یعنی بخل نہ فرمائیں)

چہرۂ مبارک اور زُلف مبارک کے بارے میں:

وَالضُّحٰى ۙ۝۱ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى [2]

محبوب کے روشن چہرے کی قسم اور زلفوں کی قسم جب چھا جائیں۔

سینۂ مبارک کے بارے میں:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ [3]

کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کے سینے کو کشادہ نہ کر دیا۔

پشتِ مبارک کے بارے میں:

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ۝۲ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ [4]

اور ہم نے آپ سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔

الغرض حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صنعت خداوندی کے اعلیٰ ترین نمونہ......... جمال و کمال الٰہی کے مظہر اتم اور حسن و جمال میں بے مثل و بے مثال تھے......... اوّلین میں نہ کوئی ایسا ہوا اور آخرین میں کبھی ایسا نہ ہو گا......... بس اتنا کہہ سکتے ہیں۔

---

1 ..... پارہ ۱۵، سورۃ بنی اسراءیل، آیت: ۲۹۔

2 ..... پارہ ۳۰، سورۃ والضحی، آیت: ۲، ۱۔

3 ..... پارہ ۳۰، سورۃ الم نشرح، آیت: ۱۔

4 ..... پارہ ۳۰، سورۃ الم نشرح، آیت: ۳، ۲۔

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں
شرح والشمس و الضحی کرتے ہیں

ان کی ہم مدح و ثناء کرتے ہیں
جن کو محمود کہا کرتے ہیں

جس کے جلوے سے اور بے تاباں معدن نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قربان دل سنگین کی جلا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارہ دردِ رضا کرتے ہیں

اور

سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثباب
تو کائنات حسن ہے یا حسنِ کائنات

ان کے جمال جہاں آراء میں غور کریں اور تنہائی میں بیٹھ کر سوچیں، کیا ایسے پیارے سے بڑھ کر بھی کوئی محبت کے لائق ہے؟ یقیناً نہیں ہر گز نہیں، تو آج ہی سے ظاہر و باطن کو حضورِ انور شہنشاہ، بحر و بر، رب کے نائب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حقیقی عملی محبت سے مزین کیجئے اور اہل محبت سے تعلق قائم کیجئے۔ جو لوگ دن رات پیارے آقا، دوعالم کے داتا، مالک ہر دو سرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت و شان اور عشق و محبت کے گن گاتے رہیں۔

محبت کا دوسرا سبب:

محبت کا دوسرا سبب، کسی کا کمال اور خوبی ہے۔ جس میں کمال اور خوبیوں کی کثرت ہوگی وہ اتنا ہی زیادہ محبت کا مستحق ہوگا، کیونکہ انسان کا دل جس طرح جمال کی طرف مائل ہوتا ہے اسی طرح کمال کی طرف بھی جھکتا ہے۔ نورِ مجسم محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اوصاف و کمالات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو تمام کمالات اور خوبیوں کا منبع و مرکز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات بابرکات ہے، بلکہ کسی اور کو کمال ملا تو اسی دَر سے ملا اور کمال و خوبی کو بھی اس پر فخر ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ان کا تعلق ہو گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات

نبی کریم، رؤوف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فضائل و کمالات کا میدان اتنا وسیع ہے کہ اس کی انتہا تک نہیں پہنچا جا سکتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اوصاف و محاسن کے ایسے عظیم سمندر ہیں، جن کی تہ تک کسی کا وہم و گمان بھی نہیں جا سکتا۔ فضائل کے اس سمندر کے چند موتی صفحات کی زینت کے لیے پیش کیے جاتے ہیں تاکہ دل میں "محبت کی حلاوت" پیدا ہو سکے۔

آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سردار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، اللہ کے رسول.........اس کے نبی.........اس کے حبیب

.........اس کے خلیل......... اس کے برگزیدہ.........اس کی مخلوق میں بہترین.........
بارگاہِ الٰہی میں حاضر باش......... اللہ کی رحمت......... اللہ کی محبت......... اللہ کے نور
.........تاج و معراج والے.........حوضِ کوثر کے مالک......... شفاعتِ کبریٰ، نعمتِ
عظمیٰ کے حامل.........انبیاو مرسلین کے خاتم.........پاکیزہ نسب اور عالی حسب والے
.... مرسلین کے سردار.........مؤمنین کے سردار......... متقین کے سردار.........
نیکوں کے سردار.........سچوں کے سردار......... صبر کرنے والوں کے آقا......... فلاح
پانے والوں کے آقا......... جن کے صدقے فلاح ملتی ہے، ان کے آقا......... نجات
دینے والوں کے آقا.........توبہ کرنے والوں کے سردار......... موحدین کے سردار
.........برکت والوں کے سردار......... مرشدوں کے سردار......... حمد کرنے والوں
کے سردار......... اسرار کے حاملین کے سردار......... خوشخبری سنانے والوں اور ڈر
سنانے والوں کے سردار......... نرمی و شفقت کرنے والوں کے سردار......... قیام و
رکوع و سجود کرنے والوں کے سردار......... قاریوں کے سردار.........زاہدوں کے
سردار......... یقین والوں کے سردار......... حافظوں کے سردار......... شاکروں کے
سردار......... نصرت والوں کے سردار.........بارگاہِ الٰہی میں رجوع کرنے والوں کے
سردار.........عابدوں کے سردار......... مراد کو پہنچنے والوں کے سردار......... عاملین و
کاملین کے سردار.........پاکوں کے سردار......... کامیاب ہونے والوں کے سردار
.... غالب ہونے والوں کے سردار......... فضیلت والوں کے سردار.........پاکیزگی
پسند کرنے والوں، فرمانبرداروں، رحم کرنے والوں، طالبوں اور مطلوبوں کے

سر دار......... عاشقانِ الٰہی کے سر دار......... عظمت و بزر گی والوں، مدارج و مراتب والوں، مقربینِ بار گاہِ الٰہی کے سر دار......... ذاکروں، مذکوروں، تونگروں کے سر دار......... خوشی کرنے والوں، امیدیں پوری کرنے والوں، باریک بینوں، اللہ کی طرف بلانے والوں کے سر دار......... اولین و آخرین کے سر دار......... بے گناہوں، محفوظوں، معصوموں کے سر دار......... معاف کرنے والوں، غم دور کرنے والوں، امن دینے والوں، تواضع کرنے والوں کے سر دار .... نِعَمِ الٰہی (اللہ کی نعمتیں) تقسیم کرنے والوں، خزائنِ الٰہی لٹانے والوں، جھولیاں بھرنے والوں، من مانتی مرادیں پوری کرنے والوں کے سر دار......... بخشنے والوں، حجت والوں، تسبیح پڑھنے والوں کے سر دار......... تمام جہانوں کے، تمام فرمانبر داروں کے، راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے، تہجد پڑھنے والوں کے سر دار......... اچھی تدبیر والوں کے، اخلاص والوں کے، خشوع و خضوع کرنے والوں کے سر دار......... تمام بہادروں کے، تمام نوریوں کے، تمام انسانوں کے، راہِ خدا میں چلنے والوں کے سر دار......... ہدایت کرنے والوں کے، مرتبہ پانے والوں کے، فوقیت والوں کے، تمام پیاروں کے، بلندی و کمال والوں کے سر دار ہیں۔

اور ہمارے آقا و مولا، حبیبِ خدا، امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بلائیں دفع فرمانے والے......... قحط و مرض و دکھ کو دور کرنے والے ہیں......... عرب و عجم کے سر دار......... پاکیزہ، معطر، معنبر، مطہر، منور بدن والے......... صبح کے آفتاب......... اندھیری رات کے ماہتاب......... ہدایت کے نور......... بلندیوں کے

صدر نشیں......... مخلوق کی جائے پناہ......... اندھیروں کے چراغ......... نیک اطوار کے مالک......... امتوں کو بخشوانے والے......... حلم و کرم سے متصف......... سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی سے اوپر جانے والے......... تمام جہانوں کے لیے رحمت......... عاشقوں کے دلوں کی راحت......... مشتاقوں کی مراد......... براق کے سوار......... جبریل امین کے مخدوم......... خدا کے مطلوب و محبوب......... خدا شناسوں کے آفتاب......... راہِ خدا پر چلنے والوں کے چراغ......... مقربوں کے رہنما......... محتاجوں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے......... جن وانس کے سردار......... حرمین کے نبی......... دونوں قبلوں (کعبہ وبیت المقدس) کے پیشوا......... دنیاو آخرت میں وسیلہ اور بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والے ہیں۔

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ پرہیز گار......... صفات میں یکتا......... لوگوں میں سب سے زیادہ رحیم و کریم......... متقیوں اور انبیاء و مرسلین کے امام......... اللہ کی دلیل......... عیسٰی علیہ السلام کی بشارت......... ابراہیم علیہ السلام کی دعا......... قریش کے نور نظر......... لِوَاءُ الْحَمْد کو اٹھانے والے......... مومنین پر رؤوف و رحیم......... ان کی بھلائی کے شدید چاہنے والے اور مومنوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مصطفیٰ یعنی چنے ہوئے......... جانِ رحمت......... بزمِ ہدایت کی شمع......... آسمانِ نبوت کے سورج......... باغِ رسالت کے خوشنماترین پھول......... جنت کے بادشاہ......... حرم کے تاجدار......... شفاعت کی تازہ بہار.........

شبِ اسریٰ کے دولہا......... بزم جنت کے دولہا......... عرش کی زیب وزینت .... فرش کی طیب ونزہت......... نور عین لطافت......... زیب وزین نظافت......... حکمتوں کے راز کی اصلِ بے مثل......... سبقت لے جانے والے......... فضیلت والے......... سرِ وحدت کے نقطہ......... حقائق کائنات کے مرکز......... سورج کو لوٹانے والے .... چاند کے چیرنے والے......... دستِ قدرت کے نائب......... تمام سرداریوں کے لائق......... آدم و من سوا (تمام انسانوں) کی پناہ گاہ......... عرش و فرش کے حکمران......... قاہر ریاست کے مالک......... باعثِ تخلیق کائنات......... تمام ممکنات کی اصل .... خزائنِ الٰہی کو تقسیم فرمانے والے......... بابِ نبوت کو کھولنے والے .... قصرِ رسالت کو مکمل فرمانے والے......... قدرتِ الٰہی کی چمک......... بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے کا وسیلہ......... ناقابلِ تقسیم عزت کے حامل اور ناقابلِ شریک مقامات پر فائز......... انتہائی بلندیوں کو چھونے والے......... اللہ کے رازدار .... عالَم باطن، عالَم ظاہر، عالَم ارواح، عالَم سِّر کے بادشاہ......... ہر بے کس کے خزانہ......... ہر بے نوا کے سہارا......... مجبوروں، لاچاروں، دکھیوں کی پناہ......... ذاتِ باری تعالیٰ کے مظہر اتم......... اسماءِ الٰہی کے ساتھ متصف......... ہر سعادت کے آغاز .... ہر سرداری کی انتہاء......... خلق کے دادرس......... سب کے فریادرس......... روزِ قیامت کے جائے پناہ......... بے کسوں کی دولت......... بے بسوں کی قوت......... مقام دَنٰی فَتَدَلّٰی کی بزم کی شمع......... ذاتِ خدا میں فنا......... رب اعلیٰ کی اعلیٰ ترین نعمت .... اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین احسان ہیں۔

آقائے نامدار، مدنی تاجدار، دوعالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقیروں کی ثروت و دولت .... مومنوں کی جان کی راحت......... گمراہوں کے دلوں کے لیے باعثِ غیظ وغضب......... تمام غایتوں کی انتہاء......... ظہورِ ربوبیت کا سبب......... پاکیزہ پھول......... سیدھے راستے کی شمع......... کھلتے پھولوں کی مہک ....بلند فطرت اور معتدل طبیعت والے......... بھینی مہک، پیاری نفاست والے......... میٹھی عبارت، اچھی اشارت والے......... شیریں کلام، سیدھی روش اور سادہ طبیعت والے......... جہانگیر نبوت والے.........نرم خو.........پاک طبیعت......... صاحبِ خلق عظیم......... درجات بلند کرنے والے......... دین و دنیا میں نفع دینے والے......... حق کے مظہر......... جلال و جمالِ الٰہی کے مظہر اور نائب ربِّ اکبر ہیں......... جن و بشر یہیں سلام کو حاضر ہوتے ہیں......... درخت و حجر انہیں کا کلمہ پڑھتے ہیں......... شمس و قمر یہیں سے نور لیتے ہیں.........شوریدہ سر یہیں سے راحت حاصل کرتے ہیں .... خستہ جگر مرہم جگر پاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمام اوصافِ کمالیہ، اخلاقِ عالیہ، فضائلِ حمیدہ اور شمائل جمیلہ کے ساتھ متصف تھے، صبر و حلم وعفو......... شفقت ورحمت .... حسن معاشرت......... سخاوت و ایثار......... شجاعت و قوت......... عزم و استقلال ....زہد و ورع......... خوف و عبادت .... عدل و انصاف......... صدق مقال .... حسن عہد و وفا......... عفت و حیا......... محبت ورافت .... تواضع و وقار .... سکینت ودبدبہ .... مزاح و ملاعبت.........صلۂ رحمی و تیمارداری اور اطاعت و

خشیت اپنے تمام تر کمال کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات میں پائی جاتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں مبعوث فرمایا......عالَم ارواح میں نبوت سے نوازا اور انبیاء سے آپ پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا وعدہ لیا......یومِ میثاق میں سب سے پہلے آپ نے بلیٰ فرمایا......ساری کائنات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لیے پیدا کی گئی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اسم گرمی عرش کے پایوں پر...... ہر آسمان پر......جنت کے درختوں پر...... محلات پر...... حوروں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے۔

کتب الہامیہ تورات وانجیل وغیرہا میں آپ کی آمد کی بشارتیں ہیں......

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا زمانہ بہترین، قبیلہ بہترین اور صحابہ بہترین تھے...... حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور تک، عبداللہ و آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک، آپ کے تمام آباؤ واجداد مؤمن اور نسب شریف کے اعتبار سے پاکیزہ تھے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت کے وقت بُت اوندھے منہ گر پڑے اور جنوں نے اشعار پڑھے...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، ہر قسم کی آلائش سے پاک، سرگیں آنکھوں کے ساتھ پیدا ہوئے ......پیدائش کے وقت سجدہ فرمایا اور ہر دو انگشت شہادت کو آسمان کی طرف

اٹھایا ہوا تھا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیدائش کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا کہ شام کے محلات روشن ہو گئے......... فرشتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گہوارے (جھولے) مبارک کو ہلاتے......... چاند آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے باتیں کرتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اشاروں پر چلتا......... اعلانِ نبوت سے پہلے بادل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر سایہ کرتے اور درخت کا سایہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف ہوتا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سینۂ اقدس چار دفعہ شق کیا گیا اور اس میں نور بھر دیا گیا......... قرآنِ مجید میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اعضاء مبارک کو ذکر فرمایا گیا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اسم مبارک "محمد" اللہ عزوجل کے اسم مبارک "محمود" سے ملتا ہے......... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اسماء مبارک میں ستر نام مبارک ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھی ہیں......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پروردگار بہشت کے طعام و مشروبات سے کھلاتا پلاتا ہے......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے آگے پیچھے اور دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں ایک جیسا دیکھتے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا لعاب دہن مبارک کھاری پانی کو میٹھا کر دیتا اور بچوں کے لیے دودھ کا کام دیتا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پتھر پر چلتے تو وہ موم ہو جاتا اور پائے اقدس کا نقش اس پر منتقل ہو جاتا......... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بغل مبارک پاک و صاف اور خوشبودار تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی آواز مبارک دور و نزدیک یکساں پہنچتی......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قریب و بعید دیکھتے بھی تھے اور سنتے بھی......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چشم مبارک سوتی اور قلبِ اطہر جاگتا تھا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کبھی جمائی اور انگڑائی نہیں لی اور نہ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو احتلام ہوا۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسینۂ انور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میانہ قد مائل بہ درازی تھے مگر اور لوگوں کے ساتھ چلتے تو ان سے بلند نظر آتے......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نور ہی نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بدن شریف پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور کپڑوں میں جوئیں نہ پڑتیں......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چلتے تو فرشتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیچھے چلتے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خون مبارک اور فضلاتِ طیبات وطاہرات پاک تھے، بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے براز شریف کو زمین نگل جاتی اور وہاں کستوری کی خوشبو آتی......... گنجے پر دستِ شفقت رکھتے تو اس کے بال اگ آتے اور درخت کو چھوتے تو وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا......... رات کو تبسم فرماتے تو گھر روشن ہو جاتا......... بدن اطہر سے خوشبو آتی......... جس راہ سے گزر جاتے وہ راستہ معطر و معنبر ہو جاتا......... جس چوپائے پر سوار ہوتے وہ اتنی دیر بول و براز نہ کرتا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بعثت پر کاہنوں کی خبریں منقطع ہو گئیں

اور شہابِ ثاقب کے ذریعے آسمانوں کی حفاظت کی گئی......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا قرین (ہر شخص پر مقرر شیطان) جن اسلام لے آیا......... شبِ معراج آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے لیے جنّت سے سواری بھیجی گئی......... شبِ معراج جسد اطہر سمیت آسمانوں پر تشریف لے گئے......... اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنی آنکھوں سے ساتھ کیا......... بیت المقدس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی امداد کے لیے بعض غزوات میں فرشتے اترے......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہم پر لازم کیا گیا .... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں .... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اللہ کے خلیفۂ مطلق اور نائبِ کامل و کل تھے .... جو کچھ چاہتے ہیں باذن الٰہی عطا فرماتے ہیں......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو اعلیٰ درجے کی فصاحت و بلاغت عطا کی گئی......... اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ہر شے کا علم عطا فرمایا حتیٰ کہ روح اور امورِ خمسہ (کل کیا ہو گا، کون کہاں مرے گا، بارشِ کب ہو گی، ماں کے پیٹ میں کیا ہے، قیامت کب آئے گی) کا علم بھی عطا فرمایا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے پیغمبر اور رحمت بنا کر بھیجا......... ایک ماہ کی مسافت پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا رعب دشمن کے سینہ میں ڈالا گیا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے لیے غنیمتوں کو حلال کیا گیا......... تمام روئے زمین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے لیے سجدہ گاہ اور پاک

کرنے والی بنادی گئی......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے معجزات سے زیادہ معجزات عطا کیے گئے......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ہیں......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی نئے سرے سے نہیں آئے گا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شریعت سابقہ تمام شریعتوں کے لیے ناسخ ہے......... تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے نام لے کر خطاب فرمایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اوصاف کے ساتھ ندا فرمائی......... پہلی امتیں اپنی نبیوں کے نام لے کر پکارتی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کے لیے نام لے کر پکارنا منع کر دیا۔

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت و معصیت، فرائض و احکام وعدہ ووعید اور انعام واکرام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اِلٰی اٰخِرِہٖ قرار دیا......... خالق کائنات نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر بلند فرمایا، اذان تشہد، خطبہ وغیرہ میں......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت اور بقیہ تمام امتیں پیش کی گئیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ کے حبیب ہیں اور محبت و خلت، کلام و رویت کے جامع ہیں......... جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں کو مانگنے پر عطا فرمایا، ان میں بہت کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بن مانگے عطا فرمادیا......... اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زندگی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہر، زمانہ کی قسم ارشاد فرمائی۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا
نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملے

کہ کلام مجید نے کھائی شہا
ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ وحی کی تمام قسموں کے ساتھ کلام کیا گیا......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خواب بھی وحی ہیں......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام بھی نازل ہوئے .... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہترین اولادِ آدم ہیں.........اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ہونے والے اعتراضوں کے جوابات دیئے......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ملک الموت بھی اجازت لے کر حاضر ہوئے .... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی معمولی سی بے ادبی کرنے والا بھی کافر ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کعبۂ معظمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے درود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے......... صبح و شام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں......... ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں......... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے منبر شریف اور قبر انور کے درمیان کی جگہ جنتی کیاری ہے۔

قیامت میں شفاعت کی ابتداء آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی فرمائیں گے .... سب سے زیادہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کے جنت میں جائیں گے......... جن میں ستر ہزار بغیر حساب کے داخل جنت ہوں گے اور ان کے ساتھ اور بھی بے شمار ہوں گے......... قیامت کے دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا ہوگا......... سب رِشتے منقطع ہو جائیں گے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نسب شریف کو محفوظ رکھا جائے گا......... قیامت کے دن لِوَاءُ الْحَمدُ کا جھنڈا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا......... تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کے نیچے ہوں گے......... سب سے پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کتاب یعنی قرآن ہی کی تلاوت ہوگی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہی زبان مبارک (عربی) بولی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے " مَاکَان وَمَا یَکُوْنُ " کا علم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عطا فرمایا .... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو شبِ معراج مقام قابہ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مطیع بنایا......... کنکریوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کلمہ پڑھا .... بھیڑیئے نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کلام کا شرف حاصل کیا .... درختوں نے سلام عرض کیا......... اونٹوں نے سجدہ کیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جود و بخشش کے سمندر......... گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چھپانے والے......... عصیاں کو مٹانے والے......... بگڑی سنوار نے والے......... غم دور کرنے والے......... دکھیوں کے فریاد رس .... اللہ تعالیٰ کی

شانِ عزت کے مظہر........ مرقد میں امتوں کو یاد فرمانے والے........ لطف عظیم اور کرم عمیم والے........ رحمت برسانے والے........ راہِ خدا دکھانے والے........ بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والے........ مسندِ ناز پر فائز........ مقامِ قرب پر متمکن........ مختار باعطا........ مالک کونین........ ہر عیب سے پاک........ ہر نقص سے صاف........ نورِ حق........ ظلِ ربّ........ کعبہ کے بدر الدجیٰ........ طیبہ کے شمس الضحیٰ........ مشکل کشا........ نورالہدیٰ........ سب سے اعلیٰ........ سب سے اولیٰ........ دوعالم کے دولہا........ نور اوّل کا جلوہ........ ملیح دل آراء........ رحمت کے دریا........ تاجداروں کے آقا........ مالک و مولیٰ........ باغ خلیل کے گل زیبا........ جان مراد........ کان تمنا........ جان جاں........ جانِ جہاں........ چارۂ دردنہاں........ شہِ عرش آستاں........ مہر فلک........ ماہِ زمین........ شاہِ جہاں........ زیب جناں........ غیرت شمس و قمر........ رشکِ کل امان امتاں........ شمع ہُدیٰ........ نورِ خدا........ ظلمتِ زوا........ عین کرم........ زین حرم........ خیر الوریٰ........ سرورِ ہر دوسرا........ بحر عطا........ کانِ حیا........ جانِ وفا........ رحم گدا........ کنز مکتوم (چھپاہوا خزانہ)........ دُرِّ مکنون........ جانِ صفا........ راہِ خدا........ الغرض سب سے وراء الوراء ہیں........ جن کے لیے زمین و زماں، مکین و مکاں، چنین و چناں بنایا گیا........ فرشتے ان کے خادم........ امتیں ان کی غلام........ تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام جن کے ثناء خواں........ کل کائنات کی امامت، سیادت، امارت، حکومت ان کے لیے ہے........ شمس و قمر، شام و سحر، برگ و شجر، باغ و ثمر، سب کچھ انہیں کی خاطر پیدا کیا گیا........ انہیں اللہ تعالیٰ نے

حاکم برایا، قاسم عطایا، دافع بلایا، شافع خطایا، اور نجانے کیا کیا بنایا۔

ان عظمتوں اور شانوں کو ملاحظہ کرنا ہو تو امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمعِ رسالت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعتیہ کلام حدائق بخشش اور دیگر تصانیف امام احمد رضا کا بنظرِ عمیق مطالعہ فرمائیں، ان شآء اللہ عزوجل دل باغ باغ ہو جائے گا اور شانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بہاریں نظر آئیں گی، یہ جتنے کمالات بیان کیے گئے ہیں، ان میں اکثر افادات رضا سے ہی ہیں۔ آخر میں پھر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت پر ہی اس بات کو ختم کرتا ہوں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرمان نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جان مراد و کان تمنا کہوں تجھے

گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ دے گی سب کچھ ان کے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہوں کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

خلاصہ یہ ہے کہ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ بعد از خدا بزرگ توھی قصہ مختصر

اب ذرا توجہ فرمائیں کہ اگر کسی کے کمالات کی وجہ سے اس سے محبت کی جاتی ہے تو کائنات میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بڑھ کر کوئی باکمال نہیں اور نہ ہو سکتا ہے، لہذا محبت کی سب سے زیادہ مستحق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

محبت کا تیسرا سبب:

احسان

حضور پُرنور، شافع یوم النشور، دافع شرور، معطی سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احسانات اُمت پر بے شمار ہیں، ولادتِ مبارکہ سے لے کر وصالِ مبارک تک اوراس کے بعد کے تمام زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احسانات اپنی امت پر مسلسل جاری و ساری ہیں، بلکہ ہمارا تو وجود بھی حضور سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے سے ہے کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو کائنات اور اس میں بسنے والے بھی وجود میں نہ آتے.........پیدائش مبارکہ کے وقت ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہم امتیوں کو یاد فرمایا......... شبِ معراج بھی رب العالمین کی بارگاہ میں یاد فرمایا......... وصال شریف کے بعد قبر انور میں اتارتے ہوئے بھی دیکھا گیا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لب ہائے مبارکہ پر امت کی نجات و بخشش کی دعائیں تھیں......... آرام دہ راتوں میں جب سارا جہاں محو استراحت ہوتا، وہ پیارے آقا، حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنا بستر مبارک چھوڑ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہم گناہ گاروں کے لیے دعائیں فرمایا کرتے ہیں......... عمومی اور خصوصی دعائیں ہمارے حق میں فرماتے رہتے......... قیامت کے دن سخت گرمی کے عالم میں شدید پیاس کے وقت ربِّ قہار کی بارگاہ میں ہمارے لیے سر سجدہ میں رکھیں گے اور امت کی بخشش کی درخواست کریں گے......... کہیں امتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کریں

گے......... کہیں پل صراط سے سلامتی سے گزاریں گے......... کہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے......... کبھی جہنم میں گرے ہوئے امتیوں کو نکال رہے ہوں گے......... کسی کے درجات بلند فرما رہے ہوں گے......... خود روئیں گے ہمیں ہنسائیں گے......... خود غمگین ہوں گے ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے......... اپنے نورانی آنسوؤں سے امت کے گناہوں کی تاریکی دور کر رہے ہوں گے اور اس سے پہلے دنیا میں ہمیں قرآن دیا، ایمان دیا، خدا کا عرفان دیا اور ہزار ہا وہ چیزیں جن کے ہم قابل نہ تھے اپنے سایۂ رحمت کے صدقے ہمیں عطا فرمائیں......... الغرض حضور سید دوعالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احسانات اس قدر کثیر در کثیر ہیں کہ انہیں شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

اگر کسی کے احسانات کی بنا پر ان سے محبت کی جاتی ہے تو غور فرمائیں وہ کون سی نعمت ہے جو ہمیں درگاہِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے واسطے کے بغیر ملی ہو۔

بے اِن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

اور

لا وربّ العرش جس کو جو ملا اِن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

سرکار دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احسانات کے مطالعہ کے لیے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشہورِ زمانہ کلام دیکھیں۔

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں

ٹوٹی آس بندھاتے یہ ہیں
ہلتی نیو جماتے یہ ہیں

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں
روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

قصر دنیٰ تک کس کی رسائی
جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

اس کے نائب ان کے صاحب
حق سے خلق ملاتے یہ ہیں

شافع اُمت نافع خلقت
رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں

دافع یعنی حافظ و حامی
دفع بلا فرماتے یہ ہیں

فیض جلیل خلیل سے پوچھو
آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں

ان کے نام کے صدقے جس سے
جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں

اس کی بخشش ان کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

ان کا حکم جہاں میں نافذ
قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں

قادر کل کے نائب اکبر
کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالک کل کہلاتے یہ ہیں

اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر
ساری کثرت پاتے یہ ہیں

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

[illegible]
ٹھنڈی ٹھنڈی رہتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں

لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن
کون بچائے بچاتے یہ ہیں

نزع روح میں آسانی دیں
کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کر بلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

خود سجدے میں گر کر اپنی
گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں

رنگِ بے رنگوں کا پردہ
دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں

اپنے بھرم سے ہلکوں کا
پلہ بھاری بناتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

سَلِّم سَلِّم کی ڈھارس سے
پل سے پار چلاتے یہ ہیں

جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا
وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں

جن کے چھپر تک نہیں ان کے
موتی محل سجواتے یہ ہیں

ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو
تاج و براق دلاتے یہ ہیں

کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

لہٰذا محبت کے سب سے زیادہ لائق ہستی تمام مخلوقات میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت پیدا کرنے کے متعدد ذرائع ہیں، البتہ دیرپا، گہری اور حقیقی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ "محبت والوں کی صحبت" ہے۔وہ لوگ جن کی آنکھیں یادِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پُرنم ،جن کے دل یادِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں بے قرار ، جن کی زبانیں ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے تر، جن کی ارواح عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں مضطرب، جن کی زندگی میں اتباعِ سنت کی جھلک، جن کے ہر فعل میں اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نور، جن کی زندگی کا مقصد، محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طریقوں کی اِشاعت وترویج ہے۔وہ لوگ حقیقتاً سچے عاشق ہیں اور انہی کی صحبت دلوں کے زَنگ دور کر کے قلوب کو نورِ ایمان سے منور کر دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا انمول خزانہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امتی پر حقوقِ مصطفیٰ

امتی پر حقوقِ مصطفیٰ

ہمارا ایمان اور قرآن کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب سے عظیم رسول عطا فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (1)

ترجمہ: بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

ہمارا تو وجود بھی حضور سید دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ہے کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو کائنات ہی نہ ہوتی۔ رحیم و کریم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی ولادتِ مبارکہ سے وصالِ مبارک تک اور اس کے بعد کے زمانوں میں اپنی امت پر مسلسل رحمت و شفقت کے دریا بہاتے رہے اور بہا رہے ہیں بلکہ پیدائش مبارک کے وقت، معراج کی رات اور وصال شریف کے بعد قبر انور میں اتارتے ہوئے بھی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارکہ پر امت کی یاد تھی۔ آرام وہ راتوں میں جب سارا جہاں محوِ استراحت

---

(1) ۔۔۔۔۔پارہ ٤، سورۃ ال عمران، آیت: ١٦٤۔

ہوتا، اس وقت پیارے آقا، حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا بستر مبارک چھوڑ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہم گناہگاروں کے لئے دعائیں فرمایا کرتے۔ یونہی قیامت کے دن لوگوں کے سخت گرمی اور شدید پیاس کے عالم میں مبتلا ہونے کے وقت بھی ربِ قہار عزوجل کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدہ میں رکھ کر دعا کریں گے۔ میدانِ محشر میں کہیں امتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کروائیں گے، کہیں پل صراط سے سلامتی سے گزاریں گے، کہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے، کبھی جہنم میں گرے ہوئے امتیوں کو نکال رہے ہوں گے، کسی کے درجات بلند کروائیں گے، خود رو کر ہماری آسانی و مسرت کا سامان کریں گے، خود غمگین ہو کر ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے۔ قرآن، ایمان، خدا کا عرفان اور بے شمار نعمتیں ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہی نصیب ہوئیں۔ یقیناً پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اس قدر کثیر ہیں کہ انہیں شمار کرنا ہی ممکن نہیں۔ انہی بیش بہا احسانات کے کچھ تقاضے ہیں جنہیں امت پر "حقوقِ مصطفی" کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے، جن کی ادائیگی تقاضائے ایمان اور مطالبہِ احسان ہے۔ علماء و محدثین نے اپنی کتب میں ان حقوق کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، یہاں اختصار کے ساتھ چند حقوق ملاحظہ ہوں۔

پہلا حق:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان

پہلا حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان رکھا جائے اور جو کچھ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں اسے صدق دل سے

تسلیم کیا جائے۔ یہ حق صرف مسلمانوں پر نہیں بلکہ تمام انسانوں پر لازم ہے کیونکہ آپ کی رحمت تمام جہانوں کے لئے ہے اور آپ کا احسان تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوقات پر ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا فرض ہے، جو یہ ایمان نہ رکھے وہ مسلمان نہیں، اگرچہ وہ دیگر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا [1]

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے، اس امت میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو میری نبوت (کی خبر) سنے، خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی، پھر وہ اس (دین) پر ایمان لائے بغیر مر جائے جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ جہنمی ہو گا۔“ [2]

دوسرا حق:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور سنتوں کی پیروی کرنا ہر مسلمان کے دین و ایمان کا تقاضا اور حکمِ خداوندی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1 ..... پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت: ۱۳۔

2 ..... صحیح مسلم، صفحہ ۱۳۴، حدیث نمبر: ۱۵۳۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ[1]

ترجمہ: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ۔ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے (دین) کے تابع نہ ہو جائے۔"[2]

آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین اپنی زندگی کے ہر قدم پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلنے کو مقدم رکھتے اور اتباعِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہر گز انحراف نہ کرتے۔ اِس اتباع میں فرض و واجب امور بھی ہیں اور مؤکد و مستحب چیزیں بھی۔ بزرگانِ دین دونوں چیزوں میں ہی کامل اتباع کیا کرتے تھے، اسی لئے کتبِ احادیث و سیرت میں صرف فرائض و واجبات کا بیان ہی نہیں بلکہ سنن و مستحبات اور آداب و معاملات و معاشرت کا بھی پورا پورا بیان ملتا ہے۔

تیسرا حق:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی حق ہے کہ آپ کا ہر حکم مان کر اس کے مطابق عمل کیا جائے، جس بات کا حکم ہو اسے بجا لائیں، جس چیز کا

1 .....پارہ۳، سورۃ ال عمران، آیت:۳۱۔

2 .....شرح السنہ للبغوی، جلد۱، صفحہ۹۸۔

فیصلہ فرمائیں اسے قبول کریں اور جس چیز سے روکیں اُس سے رُکا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (1)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (2)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (3)

ترجمہ: اور کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے۔

چوتھا حق:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچی محبت

امتی پر حق ہے کہ وہ دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر اپنے آقا و مولا، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

1 ..... پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت: ۵۹۔

2 ..... پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت: ۸۰۔

3 ..... پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت: ۳۶۔

وآلہ وسلم کی محبت روحِ ایمان، جانِ ایمان اور اصلِ ایمان ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ[1]

ترجمہ: تم فرماؤ: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کسی شخص کا ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا، جب تک میں اُسے اُس کے باپ، اُس کی اولاد، اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"[2]

پانچواں حق:

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم

ایک انتہائی اہم حق یہ بھی ہے کہ دل و جان، روح و بدن اور ظاہر و باطن ہر اعتبار سے نبی مکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ درجے کی تعظیم

1..... پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ، آیت: ۲٤.

2..... صحیح البخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۲، حدیث: ۱۵.

و توقیر کی جائے بلکہ آپ سے نسبت و تعلق رکھنے والی ہر چیز کا ادب و احترام کیا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ملبوسات، نعلین شریفین، مدینہ طیبہ، مسجدِ نبوی، گنبدِ خضریٰ، اہلِ بیت، صحابہ کرام اور ہر جگہ جہاں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے پیارے قدم مبارک لگے، ان سب کی تعظیم کی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ (1)

ترجمہ: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

جلیل القدر صحابی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور میری آنکھ میں ان سے زیادہ کوئی معظم نہیں، میں ان کی تعظیم کی وجہ سے اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ آنکھ بھر کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر سکوں، اگر کوئی مجھ سے سوال کرے کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کروں تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں نے آنکھ بھر کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہی نہیں۔" (2)

---

1 ..... پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت: ۸، ۹۔

2 ..... صحیح مسلم، صفحہ ۷۴، حدیث: ۱۲۱۔

ادب و تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اپنی زبان و بدن اور اقوال و افعال میں امورِ تعظیم کو ملحوظ رکھے، جیسے نامِ مبارک سنے تو درود پڑھے، سنہری جالیوں کے سامنے ہو تو آنکھیں جھکالے اور دل کو خیالِ غیر سے پاک رکھے، گنبدِ خضری پر نگاہ اٹھے تو فوراً ہاتھ باندھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔

اسی ادب و تعظیم کا ایک نہایت اہم تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں اور بے ادبوں کو اپنے جانی دشمن سے بڑھ کر ناپسند کرے، ایسوں کی صحبت سے بچے، ان کی کتابوں کو ہاتھ نہ لگائے، ان کا کلام و تقریر نہ سنے بلکہ ان کے سائے سے بھی دور بھاگے اور اگر کسی کو بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ادنیٰ سی گستاخی کا مرتکب دیکھے تو اگرچہ وہ باپ یا استاد یا پیر یا عالم ہو یا دنیوی وجاہت والا کوئی شخص، اُسے اپنے دل و دماغ سے ایسے نکال باہر پھینکے جیسے مکھن سے بال اور دودھ سے مکھی کو باہر پھینکا جاتا ہے۔

چھٹا حق:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک و نعت

ہم پر یہ بھی حق ہے کہ سرورِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا، تعریف و توصیف، نعت و منقبت، نشرِ فضائل و کمالات، ذکرِ سیرت و سنن و احوال و خصائل و شمائلِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور بیانِ حسن جمال کو دل و جان سے پسند بھی کریں اور اِن اذکار مبارکہ سے اپنی مجلسوں کو آراستہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کا معمول بھی بنالیں۔ قرآنِ پاک رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و محاسن اور شان و مرتبہ کے ذکر مبارک سے معمور ہے، تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت بیان فرماتے رہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ذکر و نعتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وظیفۂ زندگی اور حرزِ جان تھا۔ دورِ صحابہ سے آج تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خوش نصیب مداحوں نے نظم و نثر کی صورت میں اتنی نعتیں لکھ دی ہیں کہ اگر انہیں ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کیا جائے تو بلا مبالغہ یہ ہزاروں جلدوں پر مشتمل، دنیا کی سب سے ضخیم کتاب ہو گی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

ساتواں حق:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھی مقتضائے ایمان ہے کہ اس کے ذریعے ہم بارگاہِ الٰہی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

مزید در مزید قرب، رفعِ درجات اور اعلائے منزلت کی دعا کر کے آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جیسے اذان کے بعد پڑھی جانے والی مسنون دعا میں ہے۔ درودِ پاک کے بارے میں رب العالمین جل جلالہ کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۱)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

علامہ احمد سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کر کے اس کا قرب حاصل کرنا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کرنا ہے۔ بلکہ بعض بزرگوں نے تو یہاں تک فرمایا: ہمارا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہماری طرف سے آپ کے درجات کی بلندی کی سفارش نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم جیسے ناقص بندے آپ جیسے کامل واکمل کی شفاعت نہیں کرسکتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس کا بدلہ چکانے کا حکم فرمایا جس نے ہم پر احسان وانعام کیا اور جو بدلہ چکانے سے عاجز ہو تو وہ محسن کے لئے دعا کرے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتے اس لیے اس نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم فرمایا تاکہ ہمارا درود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسان کا بدلہ بن جائے۔ (۲)

---

1 ..... پارہ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت:۵٦۔

2 ..... القول البدیع، صفحہ۸۳۔

آٹھواں حق:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کرنا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر منور کی زیارت کرنا بھی امتی کی محبت کی دلیل ہے اور خصوصاً حج پر جانے والے کے لئے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری ایک اہم حق ہے، یہ حاضری و زیارت سنتِ مؤکدہ اور قریب بواجب ہے اور اس کا ترک شقاء و جفا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا[1]

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے۔

اس آیت میں گناہگاروں کو طلب مغفرت کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے کا جو حکم دیا گیا یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری دنیاوی حیات کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اب روضہ اقدس پر حاضر ہونا بھی یقیناً دربارِ رسول ہی میں حاضر ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حقوق ادا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1]..... پارہ٥، سورة النساء، آیت: ٦٤۔

مأخذ و مراجع

	کتاب	مصنف	مطبوعہ
1	قرآنِ پاک		کلامِ الٰہی
2	صحیح البخاری	محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
3	صحیح مسلم	ابو الحسن مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
4	شرح السنۃ	ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتب الاسلامی دمشق، بیروت
5	فتاوی الرضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا فاؤنڈیشن لاہور
6	مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادرز لاہور
7	شفاء شریف	ابو الفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
8	القول البدیع	محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الریان
9	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ